درس قرآن

الحمدلله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واوفوا الکیل اذا کلتم و زنوا بالقسطاس المستقیم ذلک خیرو احسن تاویلاً۔ (الاسراء۳۵)

اور ماپ کو پورا کرو جب تم ماپ کرنے لگو اور سیدھے ترازو سے تولو یہ بہت بہتر ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے تاجر، دوکاندار اور سودا سلف بیچنے والوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ جب تم اپنے بھائی کے ساتھ ماپ تول کا معاملہ کرو تو ماپ اور تول کو صحیح، درست اور پورا پورا انصاف کے ترازو کے ساتھ ادا کرو۔ کیونکہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ رحم دلی، ہمدردی، اخوت اور الدین النصیحہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسے کسی معاملے میں بھی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایسا کرنا اس کی اپنی ذات کیلئے بھی بہتر ہے اور اس کا نتیجہ اور رزلٹ بھی اس کے حق میں بہتر ہوگا اور معاشرہ بھی فتنہ و فساد اور بے راہ روی سے محفوظ رہے گا۔

لیکن جب ہم اس قرآنی حکم کا موازنہ اپنے معاشرے کے بازاروں منڈیوں اور دوسری جگہوں کے ماپ تول سے کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس میں بعد المشرقین و المغربین کی دوری نظر آتی ہے۔

حالانکہ اگر ماپ تول میں کمی کرنے کی طرف دیکھا جائے تو یہ اتنا بڑا اور گھناؤنا جرم ہے کہ قرآن مجید نے اسے فساد فی الارض سے تعبیر کیا ہے اور ہمیں خبردار کیا ہے کہ جو قوم اس خصلت بد میں مبتلا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب اس قوم کیلئے حلال ہو جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

والی مدین اخاهم شعیبا قال یقوم اعبدوا الله مالکم من اله غیره ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی اراکم بخیر وانی اخاف علیکم عذاب یوم محیط۔ ویقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولاتبخسوا الناس اشیاء هم ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ (هود:۸۴،۸۵)

اور مدین "والوں" کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ تو انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے اور تم ماپ تول میں کمی نہ کرو۔ اور بے شک میں تمہیں دیکھتا ہوں ساتھ بھلائی کے اور بے شک میں تم پر ڈرتا ہوں عام عذاب کے دن سے۔ اے میری قوم ماپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ لوگوں کی اشیاء میں کمی نہ کرو۔ اور نہ پھرو تم زمین میں فساد کرنے والے۔

اور دوسری جگہ فرمایا

وقال الملا الذین کفروا من قومه لئن اتبعتم شعیباً انکم اذالخاسرون فاخذتهم الرجفة فاصبحوا فی دارهم جاثمین۔ (اعراف:۹۰،۹۱)

اور شعیب علیہ السلام کی قوم کے چوھدریوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ اگر تم شعیب کی تابعداری کرو تو بے شک تم البتہ خسارہ پانے والے ہو گے۔ پس ان کو

پکڑ لیا زلزلے نے پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے ہو گئے اور فرمایا۔ "کان لم یغنوا فیھا"۔ وہ اپنے گھروں میں ایسے ہو گئے جیسے وہ وہاں تھے ہی نہیں۔

چنانچہ قرآن مجید کے ایسے واقعات سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ہم نے اس معاملے میں جو روش اختیار کر رکھی ہے اگر مستقبل میں بھی اس پر قائم رہے تو اللہ کے عذاب ہم پر بھی حلال ہو سکتے ہیں۔ (جس کا کچھ نہ کچھ حصہ ہم وصول بھی کر چکے ہیں)

قرآن کریم نے کئی اور مقامات پر بھی ماپ تول میں کمی کرنے کے جرم سے ڈرایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وبل للمطففین الذین اذا کتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون، الایظن اولئک انھم مبعوثون

ماپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب لوگوں کو ماپ کر دیتے ہیں تو وہ کم کر کے دیتے ہیں۔ کیا ان کو یقین نہیں ہے کہ یہ اٹھائے جائیں گے۔

گویا کہ ماپ تول میں کمی کرنے والا ظالم بھی ہے اور معاشرے کا مجرم بھی، انسانی ہمدردی کا غاصب بھی ہے اور قرآنی بات کو پس پشت ڈالنے والا بھی۔ مفسد فی الارض بھی ہے اور اللہ کا باغی بھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والا بھی ہے۔

اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسے افعال بد سے محفوظ رہیں۔ اپنے آپ کو مفسد نہ کھلوائیں۔ اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔ بلکہ اپنے معاشرے سے اس بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین۔